ماہنامہ

منادی

نئی دہلی

بارگاہِ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی کا



ایڈیٹر

خواجہ حسن ثانی نظامی

معاون مدیر
خواجہ مہدی نظامی

منادیًا ینادی للایمان

بارگاہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

محبوب الٰہیؒ سے ایمان اور امن کی ندا دینے والا

اور ان کے جانشین

امام المشائخ شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کی یادگار

منادی

ماہنامہ — نئی دہلی

درگاہ شریف اور منادی کے بارے میں خط وکتابت کرنے اور قیمت جمع کرانے کا پتہ
خواجہ حسن ثانی نظامی
ڈاکخانہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳

سالانہ قیمت — پندرہ روپے ۱۵
غیر ممالک سے — تین ۳ پونڈ
فی پرچہ — ایک روپیہ ۵۰ پیسے

منادی ۱۹۲۷ء سے جاری ہے یہ باسٹھویں جلد (۱۹۸۷ء) کا چھٹا ساتواں شمارہ ہے

سرخ لکیر

عنوان کے نیچے ایک سرخ لکیر کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ادا کردہ منادی کی قیمت اس شمارے ختم ہو گئی۔ اور دو لکیروں کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ شمارے سے ختم ہو جائے گی۔ جلد منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھیج کر ممنون فرمایئے یا وی پی کی اجازت دیجیے۔ وی پی میں آپ کے تین روپے پچیس پیسے زائد خرچ ہوں گے۔

(منیجر)

فہرست

پرنٹر و پبلشر خواجہ حسن ثانی نظامی نے خواجہ پریس، جامع مسجد دہلی سے چھپوا کر درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳ سے شائع کیا۔

انتخاب فوائد الفواد

ملفوظات سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہی رح

تلخیص و ترجمہ حسن ثانی نظامی

دعا اور تلاوت

ارشاد ہوا کہ میں نے ایک رات شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز کو خواب میں دیکھا۔ مجھ سے فرمایا کہ ہر روز سو مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

جب میں بیدار ہوا تو اس دعا کو اپنے لیے لازم کر لیا۔ مجھے خیال ہوا کہ (دعا پڑھنے کے) اس حکم کا کوئی (خاص) مقصد ہوگا۔ اس کے بعد مشائخ کی کتابوں دیکھا تو لکھا تھا کہ جو کوئی ہر روز سو مرتبہ اس دعا کو پڑھتا ہے اس کے لیے اچھے اسباب (مہیا) رہتے ہیں۔ اور اچھی زندگی گذارتا ہے۔ میں سمجھ گیا کہ شیخ بھی یہی) بات چاہتے ہوں گے۔

اس دعا کی فضیلت میں یہ بھی فرمایا کہ حدیث (شریف) میں آیا ہے کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد دس دفعہ اس دعا کو پڑھے۔ یہ ایسا ہے جیسے ہزار غلام آزاد کیے۔

اس کے بعد ارشاد ہوا کہ ایک دفعہ اور مجھ سے خواب میں فرمایا تھا کہ نماز عصر کے بعد پانچ دفعہ سورۃ النبا (عم یتساءلون) پڑھو۔ جب میں بیدار ہوا تو اس فرمان کی تعمیل کی۔ مجھے پھر خیال آیا کہ اس فرمان میں (بھی) کوئی بشارت ہوگی۔ تفسیر دیکھی تو اس میں بیان کیا گیا تھا کہ کوئی نماز عصر کے بعد ہر روز پانچ مرتبہ سورہ نبا پڑھتا ہے۔ وہ امیر حق ہو جاتا ہے۔ (یعنی امیر الحق ہو جاتا ہے) اور اس کا نام امیر الحق ہو جاتا ہے) چنانچہ اس سے بھی یہی مراد ہے۔ یعنی محبت حق کا اسیر ہو جائے۔

ان دونوں فائدوں کو بیان فرمانے کے بعد حاضرین سے ارشاد کیا کہ تم لوگ ہمیشہ اس کی پابندی کیا کرو!

یادِ خسرو

از حضرت عطا کاکوی

خسرو ملکِ سخن کا تھا کیخسرو
ہر سو اس کے سخن کی پھیلی ہے ضَو
فیضی، بیدل، غنی و غالب اقبال
ہے سب کے کلام میں اسی کا پرتَو

تھا ترک مگر ہند کا دلدادہ تھا
ہر شے پہ یہاں کے اس کا دل تھا شیدا
پھل بھی اور پھول بھی یہاں کے مرغوب
اور آب و ہوا یہاں کی نزہت افزا

خسرو سا مخزنِ خیالات کہاں
ویسا کوئی صاحب کمالات کہاں
کیا ہند میں؟ ویسا کوئی ایران میں نہیں
شاعر تو ہزاروں ہیں پر یہ بات کہاں

خسرو کی ایک ذات اور اتنے صفات
اشعار و موسیقی کی اس کے کیا بات
کن کن باتوں کا اس کی ہم وصف کریں
شیریں سخنی سے اس کی ہر بات نبات

لاریب کہ ریختہ کا وہ بانی تھا
کچھ شک نہیں مخزنِ ہمہ دانی تھا
قطعات و مثنوی، قصیدہ کہ غزل
ہر صنفِ سخن میں خسرو لاثانی تھا

تھا آتشِ عشق سے دل اس کا گلخن
دیواں اس کا شگفتہ پھولوں کا چمن
تصنیف کا انبار لگایا اس نے
موسیقی و شاعری کا تھا ماہرِ فن

خسرو کی ہے غزلوں میں حلاوت کیسی — اور مثنویوں میں ہے لطافت کیسی
خاقانی و سعدی و نظامی کا حریف — ہے اس کے قصیدوں میں بلاغت کیسی

پیر و مرشد کا اپنے وہ عاشقِ زار — فرقت میں ان کی وہ رہا زار و نزار
چھ ماہ کے بعد ہی ہوا وصلِ حبیب — محبوب کے پائیں میں بنا اس کا مزار

شاہزادوں کی معیت میں رہا گرچہ امیر — لیکن باطن میں سو فقیروں کا فقیر
یہ فقر و تصوف کی کرامت کہیے — تھے اس کی نظر میں ایک تخت اور حصیر

فارسی

خسرو بہ ولایتِ سخن کیخسرو — افتادہ بہر است کمالش پرتو
از گرمیٔ عشق سینہ اش گلخن بود — جان و دل و ایمان و سخن کرد گرو

آں شاعرِ خوش نوا نواسنج ادب — آں مخزنِ علم و فضل آں گنج ادب
آں ماہرِ موسیقی و آں معدنِ فن — تا زیست بہ دل داشت غم و رنج ادب

او عاشقِ محبوبِ الٰہی بودہ — وابستہ تخت و تاج شاہی بودہ
او بود ز ہند تا بہ ایراں مشہور — صیتش از ماہ تا بہ ماہی بودہ

خسرو و حسن عاشق و طالب بودند — گویا یک جان در دو قالب بودند
از خرمن علم و فضل شان خوشہ چیں — فیضی، بیدل، علی و طالب بودند

اشعارش را کلام عرفانی داں
او را گنجینۂ سخن دانی داں
چوں ہند نداد کمالش او را
ہم پایۂ فردوسی و خاقانی داں

تعلیمات حضرت مخدوم نصیر الدین محمود چراغ دہلیؒ

جناب کمال جعفری

الحمد للہ کہ صوفیاء چشت کی بدولت ہندوستان کے گوشے گوشے میں محبت و یگانگت اور خیر و برکت کی فضا قائم ہوئی۔ حضرت خواجہ معین اجمیریؒ نے اس سلسلے کو وسعت دی اور ان کے نامور خلفاء نے ان کے کام کو مزید آگے بڑھایا دہلی اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں جن بزرگوں نے چشتیہ سلسلے کو آگے بڑھایا ان میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ (متوفی ۷۲۵ھ/۱۳۲۵ء) کا اسم گرامی خاص طور سے قابل ذکر ہے حضرت شیخ نظام الدین اولیاءؒ کے نامور خلفاء میں حضرت شیخ اخی سراج الدین بنگالیؒ، حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلیؒ حضرت امیر خسرو دہلویؒ اور حضرت حسن علاء سنجریؒ کے نام فوری طور پر ذہن میں آتے ہیں۔

ہندوستان میں خصوصاً دو حضرات اخی سراج الدینؒ اور خواجہ نصیر الدین چراغ دہلیؒ نے شیخ المشائخ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے کاموں کو اس انہماک سے انجام دیا کہ لاکھوں بندگان خدا نے ہدایت کی راہ پائی۔ ان دونوں بزرگوں کے بارے میں روضۃ الاقطاب کے مصنف حضرت بلاقی چشتی نے لکھا ہے۔

"الحق کہ وے آئینہ ہند بود کہ تمام ہند از وے رونق ارشاد و ہدایت بیفزود و طریق معرفت و ولایت روئے نمود، اگرچہ جمیع خلفاء سلطان المشائخ صاحب مقامات عالی بودند، اما از انہا شیخ نصیر الدین چراغ دہلیؒ و شیخ سراج الدین کہ آئینہ ہند است چاشنی دیگر داشتند و ازیں دو بزرگ بسے مرداں صاحب تکمیل و ارشاد پیدا آمدند"

"حقیقت یہ ہے کہ وہ مالک ہندوستان میں بحیثیت آئینہ تھے ان کی بدولت سارے ہندوستان میں رونق بڑھ گئی اور صاحب ارشاد و ہدایت پیدا ہوئے۔ ان سے معرفت و ولایت کے آثار نمودار ہوئے۔ سلطان المشائخ کے تمام نامور خلفاء اعلیٰ مقام رکھتے تھے لیکن نصیر الدین محمود چراغ دہلیؒ اور شیخ اخی سراج الدینؒ آئینہ ہند کچھ اور ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ ان بزرگوں کے فیض سے صاحب تکمیل و ارشاد پیدا ہوئے"

حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلیؒ سے متعلق سیر الاولیاء کے مصنف جناب امیر خوردؒ کا بیان ہے:

"بوئے مجلس کہ از مجلس سلطان المشائخ می آمد آں بوئے از مجلس شیخ نصیر الدین محمودؒ بمشام جان کاتب حروف رسیدہ است۔

"جو خوشبو سلطان المشائخؒ کی مجلس میں آتی تھی ویسی ہی خوشبو شیخ نصیر الدین محمودؒ کی مجلس سے کاتب حروف کے مشام جاں تک پہنچی ہے"

فارسی کے ان قدیم اور مستند تصانیف کے اقتباس سے یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلیؒ کی شخصیت دنیائے تصوف میں کتنی ہمہ گیر حیثیت کی حامل ہے۔

اس وقت میرا موضوع سخن ان کی تعلیمات ہے اس لیے میں تعلیمات ہی سے متعلق گفتگو کروں گا۔

حضرت نصیر الدین چراغ دہلیؒ جب گوشہ نشینی ...

زندگی گذارنا چاہتے تھے تو حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاءؒ نے حضرت امیر خسرو دہلویؒ کے ذریعہ ان سے فرمایا:

"اور اگو کر ترا در میان خلق می باید بود و جفاو قفائے خلق می باید کشید. و مکافات آں بہ بذل و ایثار و عطا می باید کرد"

شیخ المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء نے اس حکم کے بعد حضرت نصیر الدین چراغ دہلیؒ نے لوگوں کی تعلیم کی طرف توجہ دی۔ اپنے پیرو مرشد کے انتقال کے بعد آپؒ نے چشتیہ سلسلے کی تربیت و تدوین میں خاص دلچسپی لی۔ آپ نے اپنے مریدوں اور خلفاء کی تربیت کے لیے زندگی کا ایک ایک لمحہ قربان کیا۔ آپ کی خانقاہ میں ہر قوم اور ہر مذہب و ملت کے افراد کا جم غفیر ہوا کرتا تھا۔ آپ نثر نگار بھی تھے اور شاعر بھی۔

حضرت خواجہ حسن نظامیؒ نے اپنی کتاب نظامی بنسری میں ایک غیر مسلم مرید ہر دیو کے حوالے سے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت شیخ المشائخ کی موجودگی میں ہر دیو نے کہا کہ ہندو عقائد کے مطابق خدا نے اپنی تمام صفات دیوتاؤں اور دیویوں میں تقسیم کر دی ہیں۔ حضرت نے فرمایا نصیر الدین کے اشعار سنو تو سمجھ میں آجائے گا کہ حقیقت کیا ہے۔ چنانچہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلیؒ نے درج ذیل شعر پڑھا۔

بے کارم و با کارم چوں لد بہ حساب اندر
گویانم و خاموشم چوں خط بہ کتاب اندر
گہ شادم و گہ غمگین از حال خودم غافل
می گریم و می خندم چوں طفل بخواب اندر
در سینہ نصیر الدین جز عشق نمی گنجد
ایں طرفہ تماشہ بیں دریا بہ حباب اندر

حضرت نظام الدین اولیاءؒ نے فرمایا۔ نصیر الدین نے جو کلام سنایا کیا خوب ہے۔ ہم لوگوں کو اتنی مہلت کہاں ہے کہ ان کا باتوں پر غور کریں کہ ہندوؤں کا عقیدہ کیا ہے ہم تو اس حیرت میں ہیں خرخار ہیں کہ دریا حباب کے اندر کیسے سمایا اور نصیر الدین کے سینے میں عشق کے سوا کسی چیز کی گنجائش نہیں ہے اور ہم اس میں ہیں اور وہ ہم میں ہے جیسے خوشبو گلاب کے اندر بھی ہے اور باہر بھی ہے۔ خوشبو گلاب کے پھول سے جدا نہیں ہے۔ مگر جدا ہے۔ حساب کے اندر جو عدد کی لکیر کھینچی جاتی ہے وہ بے کار بھی ہے اور باکار بھی ہے۔ خط جو کتاب میں لکھا جاتا ہے وہ بولتا بھی ہے اور خاموش بھی ہے۔ ہم اس زندگی کے دکھ پر روتے ہیں اور سکھ سے ہنستے ہیں مگر ہمارا یہ رونا اور ہنسنا بچے کی طرح ہے جو نیند کی حالت میں روتا ہے اور کبھی ہنستا ہے یا روتا ہنستا دکھائی دیتا ہے اور حقیقت میں نہ روتا ہے نہ ہنستا ہے۔ ہر دیو اصل چیز اپنی پہچان ہے۔ ہر دیو نصیر الدین نے درست کہا کہ ہم باکار بھی ہیں بے کار بھی۔ ہر دیو یہ سب ایک ہی ذات کی تجلیاں ہیں۔

اس اقتباس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کلام کے ذریعہ کس خوش اسلوبی کے ساتھ پیغام ربانی کی تعلیم دے رہے تھے۔ حضرت خواجہ حسن نظامیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ المشائخ حضرت نصیر الدینؒ کا مقطع سن کر رونے جاتے اور حاضرین مجلس بھی رونے تھے۔

در سینہ نصیر الدین جز عشق نمی گنجد
ایں طرفہ تماشہ بیں دریا بہ حباب اندر

یہ دیکھ کر ہر دیو رو کر گر پڑا۔ اور سمجھ گیا کہ حضرت نصیر الدین کیا کہہ رہے تھے۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلیؒ کی تعلیمات کا خلاصہ ان کے ایک نامور خلیفہ قاضی حضرت حمید شاعر معروف قلندرؒ نے خیر المجالس کے نام سے جمع کیا تھا۔۔۔ خیر المجالس میں حضرت نصیر الدین چراغ دہلیؒ کی تعلیمات کا خلاصہ ایسی دلکشی اور حسن کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ مذہب، اخلاق اور تصوف پر سیر حاصل مضامین یکجا ملتے ہیں۔ خیر المجالس پڑھتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انسان کچھ دیر کے لیے دنیا کے مادی جھمیلوں سے الگ کسی روحانی دنیا میں جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ خیر المجالس زبان و بیان اور موضوع کے اعتبار سے

اپنی مثال آپ ہے۔ اس کا ایک خوبصورت ایڈیشن پروفیسر خلیق احمد نظامی (مصنف "تاریخ مشائخ چشت") نے مرتب کیا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ پروفیسر محمد حبیب کا بیان ہے کہ "خیر المجالس پڑھتے وقت بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل جاتے ہیں"۔ جب راقم الحروف نے خیر المجالس کا مطالعہ کیا تو کچھ ایسی ہی کیفیت سے دوچار ہوا۔ سبحان اللہ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلیؒ کے دلنشیں وعظ و نصیحت کے ہر ہر لفظ سے حساس بندۂ خدا کو دعوتِ فکر و عمل دیتی ہے ان کی تعلیمات کے چند نکات ملاحظہ ہوں۔

فقر کی تعلیم خیر المجالس کے مطابق حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلیؒ نے فرمایا کہ ایک بزرگ ابوسعید اقطع نام کے تھے جو نہایت پرہیزگار اور متقی تھے ایک بار فاقہ سے دوچار ہوئے' اہل وعیال پریشان تھے۔ حضرت اقطع کی اہلیہ نے کہا کہ اہل وعیال فاقے کریں اور آپ زہد و تقویٰ اختیار کریں۔ جاؤ کہیں سے قرض لاؤ۔ حضرت ابوسعید اقطع بازار گئے اور کسی سے کچھ رقم قرض لی۔ اتنے میں ایک شخص کی جیب کسی نے کاٹ لی تھی۔ اس نے وہیں حضرت ابوسعید پر تہمت لگائی کہ تم نے میری جیب کاٹی ہے۔ لہٰذا اس لغو الزام کے تحت حاکم وقت نے ان کا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا اور ان کا نام اقطع پڑ گیا۔ حضرت ابوسعید اقطع گھر آئے اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے اور اپنے نفس پر ملامت کرکے روتے رہے۔ پھر اپنے دل سے کہا دیکھا اے دل ہاتھ پھیلانے پر کیا سزا ملتی ہے اس کے بعد ساری عمر شیخ نے کسی سے سوال نہ کیا۔

اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد حضرت نصیر الدین چراغ دہلیؒ نے فرمایا کہ الصوفی غنی من اللہ یعنی صوفی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے غنی ہو اس واسطے کہ اس کو دنیا کی طرف سے کوئی حاجت نہیں ہوتی۔ وہ خدائے تعالیٰ سے طلب کرتا ہے اور غنی ہو جاتا ہے۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صوفیائے کرام کسی کے سامنے دست سوال بڑھانے میں کتنے محتاط تھے۔ دراصل یہ تعلیم ہے تزکیہ نفس کی اور اس بات کی دلیل ہے کہ حاجت صرف اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے اس لیے دست سوال ماسوا خدا کے کسی کے آگے پھیلانا ذلت اور رسوائی ہے۔

گناہ سے ڈرنے کی تعلیم حضرت شیخ نصیر الدینؒ نے ایک مجلس میں اپنے مریدوں سے فرمایا کہ جو گناہ کرتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ خدا اس سے مواخذہ نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے فی الفور عذاب میں مبتلا کرتا ہے لیکن جو گناہ کرتا ہے اور پھر اللہ سے ڈرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں اس نافرمانی پر مواخذہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کرتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا الایمان بین الخوف والرجاء صفت قلب کی ہے۔ اس لیے کہ کوئی ارادہ پہلے دل میں پیدا ہوتا ہے اس کے بعد جسم کے اعضاء حرکت کرتے ہیں لہٰذا دل کو روکنا ضروری ہے۔

صبر و شکر کی تعلیم ایک درویش نے حضرت نصیر الدینؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ کسی نے درویش پر ظلم کیا ہے آپ نے فرمایا کہ درویش کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ تم درویش ہو دوسرے ظلم کریں تو اسے معاف کر دیا کرو۔

قرآن و حدیث پڑھنے کی تلقین ایک بار آپ نے ایک مجلس میں فرمایا لوگوں نے قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا اس پر عمل نہیں کرتے اس لیے خراب و پریشان رہتے ہیں۔ اگر دنیا مطلوب ہے تو لازم ہے کہ پارسائی اختیار کرے۔ وسعتِ رزق کو تقویٰ کے ساتھ کیا تعلق؟ رزق تو وہاں سے ملے گا کہ گمان بھی نہ ہوگا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق ایک واقعہ بیان کیا کہ خلیفہ دومؓ کی خدمت میں شخص حاضر ہو کر بولا کہ آپ خلیفہ ہیں مجھے کوئی حکومت دیجیے' آپؓ نے فرمایا کیا قرآن پڑھا ہے۔ اس نے کہا نہیں' آپؓ نے کہا پہلے قرآن پڑھو۔ اور وہ چلا گیا' قرآن پڑھتا رہا۔ حضرت عمرؓ کو ایک روز راستے میں وہ جوان مل گیا اور کہا کہ جب سے قرآن پڑھا ہے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا ہے اور

پارسائی اختیار کی ہے نہ معلوم رزق وافر کہاں سے آتا ہے کہ مجھے تلاش معاش کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔

تقویٰ کی تعلیم

ایک مجلس میں حضرت امیرالدین چراغ دہلیؒ نے فرمایا کہ پہلا حکم تقویٰ کا ہے، پھر صحبت صادقین کا۔ پھر کہا صادق وہ لوگ ہیں ہیں کہ جن کی صحبت میں لوگ کامل ہو جائیں اور تقویٰ اختیار کریں اور یہ محبت و خلت جو دنیا میں صادقین سے ہے آخرت میں بھی مفید اور برکات کا باعث ہو۔ لیکن برخلاف ان لوگوں کے جو صحبت فسق و فساد اختیار کرتے ہیں قیامت میں باہم ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپؒ کی تعلیمات بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے شمع راہ ہیں۔ حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دہلیؒ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار کمالات سے نوازا تھا۔ آپ کو اللہ نے تقریر و تحریر دونوں میں حسن کمال بخشا تھا۔ تقریر ایسی فرماتے کہ دلوں میں ایمان و یقین کی کرنیں جگمگا اٹھتیں۔ یہ خوبیاں آپؒ میں اس لیے بھی جمع ہوئی تھیں کہ حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاءؒ جیسے یکتائے زمانہ متقی اور کامل ولی پیر مل گئے تھے جن کی تربیت اور رہنمائی نے نہ جانے کتنے ذروں کو چمکا کر آفتاب و ماہتاب بنا دیا تھا۔

آج زمانہ بے شمار مصیبتوں اور مسئلوں سے دوچار ہے مادی طاقتیں ہر چیز پر غالب آ رہی ہیں روحانیت کا فقدان ہے۔ علم برائے حصول معاش حاصل کیا جاتا ہے ہر جگہ انسان خود کو تنہا اور مایوسی کا شکار محسوس کرتا ہے راقم الحروف کا ایمان ہے کہ اگر کوئی سکون و راحت کا سامان چاہتا ہے تو کھلے ذہن سے صوفیائے کرام کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔ اسلام اور تصوف دونوں ایک ہی تصویر کا نام ہے۔ آج انسانیت کی نجات اسی میں ہے کہ بزرگان دین کی تعلیمات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنائیں۔ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے بجا کہا ہے ؎

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں
تمنا درد دل کی ہے تو خدمت کر فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

خدا تعالیٰ ہم سب کو بزرگان چشت کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین!